

رمضان میں اذانِ مغرب اور نماز کے دوران 10 منٹ کا وقفہ کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت
Darul Ifta AhleSunnat



تاریخ: 28-03-2022

1

ریفرنس نمبر: pin-6937

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ

(1) ہمارے ہاں عام طور پر رمضان المبارک میں افطار کے وقت اذانِ مغرب دی جاتی ہے اور پھر دس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے، تاکہ عوام افطاری کر لے اور پھر نمازِ مغرب ادا کی جاتی ہے، کیا اذانِ مغرب اور نمازِ مغرب میں یہ دس منٹ کا وقفہ کرنا شرعاً درست ہے؟

(2) کیا اسلامی ملک ہونے کی وجہ سے رمضان میں روزہ اذان کے ساتھ افطار کرنا لازمی ہے؟ اگر وقت پورا ہونے پر کوئی اشارہ مل جائے، مثلاً: مسجد میں اعلان ہو جائے کہ روزہ دار روزہ افطار کر لیں، تو اس سے بھی روزہ افطار کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(3) اگر اذانِ مغرب اور نمازِ مغرب کے درمیان دس منٹ کے وقفہ کی قباحت سے بچنے کے لیے روزہ اعلان کے ساتھ افطار کر دیا جائے اور پھر افطار کے دس منٹ بعد اذان دی جائے، پھر اذان کے فوراً بعد نماز ادا کر دی جائے، تو اس طریقہ کار کے بارے میں شریعت کیا فرماتی ہے؟

DARUL IFTAAHLE SUNNAT

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

(1) سورج غروب ہونے کا جب یقین ہو جائے، تو اذانِ مغرب میں تاخیر نہ کی جائے اور اذان کے بعد بلا تاخیر جماعت قائم کی جائے، جب کہ تاخیر کا کوئی شرعی عذر نہ ہو، کیونکہ مغرب کی نماز ہمیشہ یعنی سردی و گرمی میں غروب آفتاب کے بعد جلدی پڑھنا مستحب ہے، اس میں دو رکعت پڑھنے کی مقدار سے زیادہ کی بلا عذر تاخیر مکروہ تنزیہی اور اتنی تاخیر کہ چھوٹے چھوٹے ستارے بھی نظر آنے لگیں مکروہ تحریمی ہے۔

اور اگر کوئی خاص شرعی عذر ہو، تو اذان اور جماعت کے درمیان کچھ دیر کی تاخیر ہو سکتی ہے، جیسے اگر کچھ لوگ وضو کر رہے ہیں، تو ان کے انتظار میں چند منٹ تاخیر کرنے کی علماء نے اجازت دی ہے، اسی طرح رمضان المبارک میں

علمائے کرام نے آٹھ دس منٹ تک تاخیر کی اجازت دی ہے، تاکہ لوگ افطاری کر کے آسانی مسجد میں جماعت کے ساتھ شریک ہو کر نماز ادا کر سکیں اور یہ شرعاً مطلوب بھی ہے، کیونکہ کھانا حاضر ہو اور بھوک کی شدت بھی ہو، کھانے کی طرف اشتہاء ہو اور نماز کے دوران بھوک کی وجہ سے کھانے کی طرف دل لگا رہنے کا گمان ہو، تو جماعت چھوڑ کر کھانا کھانے کی فقہاء نے اجازت دی ہے، تو روزے کی حالت میں پورا دن بھوکا پیاسا رہنے کی وجہ سے عموماً افطار کے وقت یہی کیفیت ہوتی ہے، لہذا رمضان المبارک میں مغرب کی اذان اور جماعت کے درمیان دس منٹ کا وقفہ کرنا شرعاً درست ہے، تاکہ لوگ کچھ کھانی کر جماعت میں شریک ہوں۔

حدیث مبارک میں ہے، نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”إن أول وقت المغرب حين تغرب الشمس وإن آخر وقتها حين يغيب الشفق“ یعنی مغرب کا اول وقت اس وقت ہے کہ سورج غروب ہو جائے، اور اس کا آخر وقت وہ ہے جب شفق ڈوب جائے۔ (ترمذی، جلد 1، صفحہ 40، مطبوعہ کراچی)

در مختار میں ہے: ”والمستحب تعجيل مغرب مطلقاً وتأخيره قدر ركعتين يكره تنزيهاً“ اور مغرب میں ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے اور دو رکعتوں کی مقدار تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔

اس کے تحت علامہ شامی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”أفاد أن المراد بالتعجيل أن لا يفصل بين الأذان والإقامة بغير جلسة أو سكتة على الخلاف، وأن سافى ”القنية“ من استثناء التأخير القليل محمول على سادون الركعتين، وأن الزائد على القليل إلى اشتباك النجوم مكروه تنزيهاً، وسابعده تحريماً إلا بعدد كمامر“ اس سے فائدہ ظاہر ہوا کہ تعجيل سے مراد یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان بغیر بیٹھے اور بغیر سکتہ کے فاصلہ نہ کرے، یہ مسئلہ اختلافی ہے اور جو ”قنیہ“ میں تھوڑی تاخیر کا استثناء ہے، وہ دو رکعتوں سے کم پر محمول ہے، اور جو اس قلیل سے زائد، ستاروں کے ظاہر ہونے تک (یعنی ستاروں کے گچھے نمودار ہونے سے پہلے تک) تاخیر ہے، وہ مکروہ تنزیہی ہے، اور اس کے بعد (کہ جب چھوٹے چھوٹے ستارے بھی نظر آنا شروع ہو جائیں تو) مکروہ تحریمی ہے، مگر یہ کہ عذر کی بنا پر ہو (تو مکروہ تحریمی نہیں)، جیسا کہ پہلے گزرا ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 35، مطبوعہ پشاور)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”غروب کا جس وقت یقین ہو جائے، اصلاً دیر اذان و افطار میں نہ کیا جائے، اس کی اذان و جماعت میں فاصلہ نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 5، صفحہ 321، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”روز ابر کے سوا مغرب میں ہمیشہ تعجیل مستحب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تنزیہی اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گتھ گئے، تو مکروہ تحریمی۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 453، مکتبہ المدینہ، کراچی)

وضو کرنے والے لوگوں کے لیے مغرب کی اذان کے بعد جماعت میں تاخیر اور انتظار کرنے کے بارے میں صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”اس انتظار میں کچھ حرج نہیں کہ اعانت علی البر ہے، قال اللہ تعالیٰ ﴿تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾“ غنیہ میں ہے: ”وینبغی للمؤذن أن ينتظر الناس وإن بضعیف مستعجل أقام له“ (فتاویٰ امجدیہ، جلد 1، صفحہ 168، مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن جماعت کے وقت کھانا تیار ہو کر سامنے آجانے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ”جماعت تیار ہے اور کھانا سامنے آیا اور وقت تنگ نہ ہو جائے گا اور پہلے جماعت کو جائے، تو بھوک کے سبب دل کھانے میں لگا رہے یا کھانا سرد ہو کر بے مزہ ہو جائے گا یا اس کے دانت کمزور ہیں، روٹی ٹھنڈی ہو کر نہ چبائی جائے گی، تو اجازت ہے کہ پہلے کھانا کھالے اور اگر کھانے میں کوئی خرابی یا دقت نہ آئے گی، نہ اسے ایسی بھوک ہے، تو جماعت نہ کھوئے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 7، صفحہ 229، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(2) روزہ کھولنے کے لیے مغرب کی اذان کا ہونا یا اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں، جس بھی طریقے سے غروب کا یقین ہو جائے، اس کے بعد روزہ افطار کیا جاسکتا ہے، اذان تو مغرب کی نماز کے لیے ہوتی ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ”جب مشرق سے سیاہی بلند ہو اور مغرب میں دن چھپے اور آفتاب ڈوبنے پر یقین یعنی پورا ظن غالب ہو جائے، اس وقت افطار کیا جائے، اس کے بعد دیر لگانا نہ چاہیے، یہی علامات حدیث میں ارشاد ہوئیں اور جو عالم مقتدا ہو اور علم توقیت جانتا ہو اور اسے قرآن صحیح سے غروب کا یقین ہو گیا ہو، وہ افطار کا فتویٰ دے سکتا ہے، اگرچہ بعض ناواقفوں کو غروب میں ابھی تردد ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 5، صفحہ 325، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی جلال الدین امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: ”سورج ڈوبنے کے بعد بلا تاخیر فوراً افطار کریں، اذان کا انتظار نہ کریں اور جو لوگ اذان سے غروب آفتاب پر مطلع ہوتے ہیں، انہیں

چاہیے کہ اذان ہوتے ہی فوراً افطار کریں، ختم اذان تک افطار کو مؤخر نہ کریں، حدیث شریف میں ہے، کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”إن أحب عبادي إلي أعجلهم فطراً“ یعنی مجھے اپنے بندوں میں وہ شخص زیادہ پیارا ہے، جو ان میں سب سے زیادہ جلد افطار کرتا ہے۔

اس لیے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سورج ڈوبنے سے پہلے کسی صحابی کو حکم فرماتے کہ وہ بلندی پر جا کر سورج کو دیکھتا رہے، صحابی سورج کو دیکھتے رہتے اور حضور ان کی خبر کے منتظر رہتے، جیسے ہی صحابی عرض کرتے کہ سورج ڈوب گیا، حضور فوراً خرماتناول فرماتے۔“ (فتاویٰ فیض الرسول، جلد 1، صفحہ 513، شبیر برادر، لاہور)

(3) اس کا جواب پہلے اور دوسرے سوالات کے جوابات میں آگیا کہ سورج غروب ہونے کا جب یقین ہو جائے، تو اذان مغرب میں تاخیر نہ کی جائے، بلکہ فوراً اذان دی جائے اور رمضان المبارک میں عذر کی وجہ سے مغرب کی اذان اور جماعت کے درمیان دس منٹ کا وقفہ کرنا شرعاً درست ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، لہذا اب روزہ کھولنے کے لیے اذان کے علاوہ کسی اور اعلان وغیرہ کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

والله اعلم عز وجل ورسوله اعلم صلى الله تعالى عليه وآله وسلم

کتبہ

المتخصص في الفقه الاسلامي

عبد المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

24 شعبان المعظم 1443ھ 28 مارچ 2022ء



الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

دارالافتاء اہلسنت
DARUL IFTAA AHLESUNNAT